بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند مقامات نزول

غار حرا:۔

مکہ مکرمہ سے تین میل اور شارع عرفات پر جبل النور کی بلندیوں میں' وہ بابرکت غار جس کی تنہائیوں میں ہادی عالم (ﷺ) نے بعثت سے قبل خلوت گزینی عبادت اور غوروفکر کے کئی دور گزارے اور جس کی خلوتوں میں اللہ تعالیٰ کے آخری کلام کی پہلی وحی نازل ہوئی:۔

ترجمہ:۔ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے پڑھ اور تیرا رب بڑی عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔(العلق 96-1تا5)

کوہ صفا:۔

بیت اللہ کے سامنے وہ پہاڑی جہاں حجاج کرام سعی کرتے ہیں وہ پہاڑی جس کے دامن میں حضرت ہاجرہ اپنے لخت جگر ننھے اسماعیل (علیہ السلام) کے لئے پانی کی تلاش میں بار بار دوڑی تھیں تا آنکہ انہیں اسماعیل کے قدموں میں زم زم کا چشمہ ابلتا ہوا نظر آیا۔یہ پہاڑی اللہ کا نشان اور ہر زائر حرم کے لئے حضرت ہاجرہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے یہاں سعی کرنا اور ڈورنا' لازم قرار پایا۔ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ: بس بے شک صفا و مروہ اللہ کے نشانات ہیں پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان کے درمیان طواف کرے۔اور جو کوئی خوشی سے کوئی نیکی کرے سو اللہ قدردان اور جاننے والا ہے۔(البقرہ 158:2)

دار ارقم:۔

مکہ مکرمہ میں بیت اللہ سے متصل حضرت ارقم کا مکان دعوت اسلامی کا مرکز اولین جہاں حلقہ بگوش اسلام ہونے والے اولین صحابہ جمع ہوتے ہیں۔داعی برحق سے اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور چھپ چھپ کر بحضور حق سجدہ ریز ہوتے۔اس مختصر سے گھر میں حضرت عمر نے اسلام قبول کیا تھا۔اور ان کی شمشیر برہنہ جو خاکم بدہن داعی اسلام کو ختم کرنے کرنے کے لئے اٹھی تھی یہیں آکر جہادِ حق کے لئے وقف ہوگئی۔

مسجد جن:۔ (مکہ مکرمہ کی ایک تاریخی مسجد)

قرآن مجید کے انتیسویں پارہ میں ایک مشہور سوۃ الجن ہے جس کا نمبر 76 ہے عامل حضرات اس کے ورد وظیفے کرتے ہیں مگر تعلیمات قرآں ی کا دلدادہ اس میں عبرت اور عظمت کے بے پایاں خزانے پاتے ہیں سورہ جن نزول کے اعتبار سے مکی سورۃ ہے اس سورۃ مبارک کا نزول جس مقام سے منسوب تھا وہاں مسجد جن تعمیر کردی گئی ہے۔سورت کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

ترجمہ:۔ کہہ دیجئے مجھے وحی ہوئی کہ جنوں میں سے کتنے ہی لوگ تھے جنہوں نے توجہ سے بات سنی۔پھر کہنے لگے ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ سمجھاتا ہے کہ نیک راہ سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔(الجن 72:1-2)

(مدینہ منورہ سے چار میل دور تاریخ اسلام کی اولین مسجد) داعی برحق (ﷺ) اور ان کے جاںنثار صحابہ اپنا گھر بار اور سب کچھ چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ نکل کھڑے ہوئے شہر سے ایک منزل پہلے قبا کی بستی والوں نے اس خانماں بر بار قافلہ کو اپنا مہمان بنایا اس چند روز قیام میں قافلہ سالار نے یہاں عبادت الٰہی کے لئے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔

اس کے بارے میں ارشاد الٰہی ملاحظہ ہو۔

ترجمہ: البتہ مسجد اول دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی۔وہ زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(التوبہ 9:108)

وادی بدر (مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان)

اولین معرکہ حق و باطل کا میدان کارزار جہاں تین سو تیرہ بے سروسامان مجاہدین حق ایک ہزار کیل کانٹے سے لیس کفار بھڑ گئے۔فتح ونصرت نے اہل ایمان وصبر کے حق میں فیصلہ دیا۔اس بارے میں قرآن حکیم کا بیان ہے۔

ترجمہ: ''اور بتحقیق اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جبکہ تم کمزور تھے۔سو اللہ سے ڈرو تا کہ تم شکر

گزار ہوجاؤ۔(آل عمران 123:3)

جبل احد :۔ مدینہ منورہ کے شمال میں تاریخی پہاڑ

وہ تاریخی پہاڑ جس کے دامن میں تاریخ اسلام کا دوسرا بڑا معرکہ جس کے درمیان تصویر میں آپ ایک درہ دیکھ سکتے ہیں۔اس درہ پر مامور تیر اندازوں سے مخبر صادق (ﷺ) کے حکم کی تعمیل میں مجتہدانہ غلطی سرزد ہوئی جس کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ کا نقشہ ہی بدل گیا۔ دامن احد میں عم رسول حضرت امیر حمزہ اور دوسرے متعدد صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) شمع رسالت پر قربان ہوگئے۔ دشمنوں نے افواہ اڑادی خاکم بدہن سرورکائنات (ﷺ) شہید ہوگئے ہیں اس سے ساتھیوں کے دل بیٹھنے لگے۔ارشاد الٰہی ہوا۔

ترجمہ:۔ ”اور محمد رسول ہیں اس سے پہلے بھی رسول ہوگزرے ہیں وصال فرماگئے یا قتل کردیے گئے تو کیا تم اپنے الٹے پاؤں لوٹ جاؤگے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ گیا اس نے اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑا اور اللہ عنقریب شکر گذاروں کو جزا عطا کرے گا۔

(آل عمران 143:3)

مقام خندق :۔ (مدینہ منورہ میں غزوہ احزاب کا مقام)

5ھ میں قریش مکہ اور کفار عرب کے متحدہ عساکر چاروں طرف جمع ہوئے ۔اس طوفانی حملے کو روکنے کے لئے حضور اکرم (ﷺ) نے صحابہ کے ساتھ مل کر بیس دن کی قلیل مدت میں مدینہ منورہ کے گرد وسیع وعریض خندق کھودی کم وبیش مزید بیس دن کفار کا محاصرہ جاری رہا۔صحابہ کرام نے اس موقع پر بڑی بامردی کا مظاہرہ کیا قرآن کریم میں اس کی تصویر کشی ان الفاظ میں ہوئی ہے۔

ترجمہ:۔ ”اور جب مومنوں نے کفار عرب کے لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے وہی ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ اور رسول نے کیا تھا اور سچ کر دکھایا اور اللہ اس کے رسول نے اور ان کے اندر یقین وجذبہ اطاعت بڑھ گیا۔“ (الاحزاب 22:23)

مسجد قبلتین:۔ (مدینہ منورہ)

مکی زندگی میں 13 سال اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں بھی 14 ماہ تک نمازیں قبلہ اول مسجد اقصیٰ کی طرف

منہ کر کے ادا کی جاتی تھیں۔ رجب 2ھ میں ''مسجد قبلتین'' کے اندر عین دوران نماز مسجد اقصیٰ کی بجائے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا۔ سب کے رخ قیامت تک کے لئے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

ترجمہ:۔ ''سو اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں۔ اور تم جہاں ب کہیں ہو اپنا رخ اس کی طرف پھیر لیا کرو۔'' (البقرۃ2:144)

مسجد سیدنا امیر حمزہ :۔ (مدینہ منورہ جبل احد کے دامن میں)

3ھ میں کفر و اسلام کی دوسری آویزش احد کے دامن میں ہوئی اس معرکہ میں عم رسول سید الشھداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے جام شہادت نوش کیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ غم بڑا تھا۔ جس کی طرف کلام اللہ نے یوں ارشاد کیا۔

ترجمہ:۔ ''احد کے معرکہ میں اگر تمہیں زخم لگا ہے تو اس سے قبل میدان بدر میں انہیں بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے اور ہم اس سلسلہ ایام کو لوگوں میں باری باری گردش دیتے رہتے ہیں۔ (آل عمران3:140)

مشعر الحرام :۔ (مزدلفہ کی وادی میں)

مقامات حج میں سرفروشان وادی عشق کی ایک مختصر منزل جہاں دو چادروں کے احرام میں لپٹے ہوئے پرستار حق میدان عرفات سے واپس آنے پر 9-10 ذی الحجہ کی درمیانی شب میں مختصر قیام کرتے ہیں اور اس ارشاد خداوندی کی تعمیل کرتے ہیں کہ:۔

ترجمہ:۔ ''پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو اللہ کو یاد کرو مشعر الحرام کے نزدیک اور اللہ کو یاد کرو جیسے تمہیں سکھایا ہے۔'' (البقرۃ 2:198)

وادی منٰی :۔ (قافلہ حجاج کی پہلی اور آخری منزل)

عرفات جاتے ہوئے ایک دن کے لئے اور واپسی پر 10 سے 12 ذوالحجہ تک اہل ایمان کے قافلے اس وسیع و عریض وادی میں فروکش رہتے ہیں۔ یہیں ''رمی جمرات'' کرتے ہیں جسے عرف میں شیطان کو کنکریاں مارنا کہا جاتا ہے۔ سنت ابراہیمی کو زندہ رکھنے کے لئے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں جس کا حکم کتاب الٰہی میں یوں

آیا ہے۔

ترجمہ:۔ ”ان ایام میں اللہ کا نام لیں۔ان جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں سو ان کو خود بھی کھائیں اور محتاجوں کو بھی کھلائیں۔(الحج 28)

مسجد فتح (مقام غزوہ خندق مدینہ منورہ)

غزوہ خندق کے موقع پر کفار کا محاصرہ بیس دن جاری رہا یہ طویل عرصہ صحابہ کرام نے شب و روز کفار کے متوقع حملہ اور خندق کی حفاظت میں خندق پر گزارا۔اس دوران جہاں جہاں نمازیں ادا کی گئیں وہاں خندق کے ساتھ ساتھ مساجد بن گئیں جو مساجد فتح کے نام سے موسوم ہیں۔

قرآن مجید کے پارہ نمبر 21-22 کی مشہور سورہ نمبر 33 ”الاحزاب“ اس غزوہ سے منسوب ہے۔

بیعت رضوان:۔

6ھ میں رحمت اللعالمین (ﷺ) کے ساتھ مدینہ منورہ سے عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔دو منزل پہلے ہی حدیبیہ کے مقام پر کفار نے راستہ روک لیا۔صلح کی گفت وشنید کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سفیر بن گئے تو ان کی شہادت کی افواہ اڑ گئی۔اس موقع پر صحابہ کرام نے حضرت عثمان کے انتقام کے لئے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی جسے ”بیعت رضوان“ کہا گیا۔ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ:۔ ”بے شک درخت کے نیچے جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔“(الفتح 10:48)

مسجد اقصیٰ:۔ (فلسطین کے شہر بیت المقدس میں)

مسلمانوں کا قبلہ اول بہت سے جلیل القدر انبیاء حضرت موسیٰ ٗ داؤد اور سلیمان علیہم السلام کی یادگار نبی اکرم کے سفر معراج کی پہلی منزل اور نشانات خداوندی کا مرکز جس کے بارے میں خالق ارض وسما نے فرمایا:

ترجمہ:۔ ”پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اردگرد کو ہم نے بابرکت بنایا ہے تاکہ ہم اسے نشانیاں دکھادیں۔بیشک وہ سننے والا ٗ دیکھنے والا ہے۔(بنی اسرائیل 1:17)

مدائن صالح:۔ (قوم ثمود کے آثار)

مدائن کا وہ تاریخی کنواں جہاں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی نے پانی پیا تھا اس اونٹنی کو اللہ تعالیٰ نے "ناقۃ اللہ" کا نام دیا اور اپنا نشان قرار دیا۔اس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ:۔"سوان سے اللہ کے نبی نے کہا' یہ اللہ کی اونٹنی ہے اور یہ اس کی پانی کی باری ہے۔"

الطور:۔(ارض مقدس کا تاریخی پہار سینا)

اس بابرکت پہاڑ کو جبل الطور سینا کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔کلام اللہ میں اسے طور ایمن بھی کہا گیا۔

(سورہ طہ 81:20) اور اس وادی کو وادی الایمن کا بھی نام دیا گیا ہے۔ (سورہ قصص 3:28)

موسیٰ علیہ السلام نے یہاں جلوہ خداوندی کو دیکھا۔اور اللہ جل شانہ سے ہم کلامی کی اور یہیں انہوں نے یہ پر جلال تقریر سنی ۔

ترجمہ:۔"بیشک میں تیرا رب ہوں۔اپنی جوتیاں اتار دے۔تو طویٰ کی وادی میں ہے۔"(سورہ طٰہ 12:20) یہیں سے فرعون کے سامنے جا کر کلمۃ الحق کہنے کا فرمان اور دو بین معجزات عطا کئے گئے ۔

جبل زیتون :۔

ارض مقدس فلسطین کا مشہور پہاڑ ۔حضرت مسیح علیہ السلام کے مولد سے قریب ہے۔یہیں ان کے شب وروز گزرے ۔ان کے اکثر مواعظ میں کوہ زیتون کا ذکر آتا ہے۔

قرآن مجید میں اس نام سے ایک مستقل سوہ"والتین" ہے۔

ترجمہ :۔"قسم ہے تین زیتون طور سینا اور شہر امن کی"(سورۃ التین 1:95)

مدین کا کنواں:۔

شہر مدین حضرت شعیب علیہ السلام کا مسکن تھا۔مصر میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں غیر ارادی طور پر ایک قتل ہوگیا وہ اپنا وطن چھوڑ کر اس طرف آ گئے ۔سب سے پہلے وہ اس کنویں پر پہنچے قرآن مجید نے اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

ترجمہ:۔ اور جب وہ مدین کے کنواں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو پانی پلاتے دیکھا۔ان کے

پر اس نے دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریاں روکے کھڑی تھیں۔ (سورہ القصص 23)
یہیں سے وہ حضرت شعیب علیہ السلام کے خانوادہ سے منسلک ہوئے۔

حضرت مسیح یہود کی عدالت میں :۔

بیت المقدس کی وہ "عدالت" جس میں یہود کی ایک جیوری نے نقیب امن حضرت مسیح علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) مجرم قرار دیا اور مصلوب کرنے کا حکم جاری کیا مگر وہ اپنے عزائم پورے نہ کرسکے۔قرآن مجید نے اعلان کیا ہے۔

ترجمہ:۔ اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کردیا۔ (سورۃ النساء 157:4)
حضرت مسیح بیت المقدس کی گلیوں میں

بیت المقدس کی وہ گلی جس کے باب میں کہا جاتا ہے کہ یہودی انہیں اس راہ سے صلیب پر چڑھانے کے لئے گئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں فرمایا۔

ترجمہ:۔ "اور انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی پر چڑھایا' بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ کردیا گیا'یعنی وہ غلط فہمی کا شکار ہوگئے' اور جو اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ بھی شک میں مبتلا ہیں ان کے پاس کوئی یقینی خبر نہیں وہ تو صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور انہوں نے بالیقین اسے قتل نہیں کیا۔" (سورۃ النساء 157:4)